نظام خلافت اور غیر مبایعین

غیر مبایعین کی طرف سے جماعت احمدیہ کے متعلق بعض دفعہ اس قسم کی افترا پردازی کی جاتی ہے۔ کہ ان لوگوں کے اخلاق تسفل پر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال درج ذیل کی جاتی ہے:۔

یہ ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ اللہ تعالےٰ کی ہستی پر یقین رکھتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا۔ اور اسلام کے تمام احکام پر عمل کرنا اپنی نجات کے لئے ضروری خیال کرتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا یہ ایمانی پہلو اتنا زبردست ہے۔ کہ غیر از جماعت لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور بسا اوقات وہ اپنی تحریروں میں اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ آج اسلامی اخلاق کا صحیح نمونہ اگر کسی جماعت میں مل سکتا ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ کیونکہ اس کے افراد اپنے سینہ میں اسلام کی سچی محبت رکھتے ہیں۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہ وسلم سے ایسا عشق رکھتے ہیں۔ کہ اس کی نظیر موجودہ زمانہ میں کسی اور فرقہ میں دکھائی نہیں دیتی مگر غیر مبایعین کی افترا پردازی ملاحظہ ہو۔ "پیغام صلح" (۲۶۔ مارچ) لکھتا ہے:۔

"خدا کے رسول۔ اور خدا کی کتاب پر ایمان رومن کلیسیا۔ اور خلافت قادیان میں دونوں گئو بیکار ہو گیا۔ ایمان کی چابی خلیفہ۔ اور پوپ سمجھا گیا۔ جب تک ان پر ایمان نہ ہو۔ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا"

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہمارے نزدیک خلافت پر ایمان لانا نہایت ضروری اور لازمی ہے مگر یہ صریح غلط بیانی ہے۔ کہ خلافت پر ایمان لانے کی وجہ سے ہم خدا کے رسول۔ اور خدا کی کتاب پر ایمان رکھنا نعوذ باللہ ضروری خیال نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک خدا کے رسول اور خدا کی کتاب پر ایمان رکھنے کے نتیجہ میں ہی خلافت پر ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اور جو لوگ خلیفہ کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ قرآن کریم کی اس آیت کے مصداق بنتے ہیں۔ کہ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

غرض یہ کسی صورت میں بھی درست نہیں۔ کہ خلافت کو تسلیم کرلینے کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ خدا کے رسول اور خدا کی کتاب پر ایمان رکھنا بیکار خیال کرتی ہے۔ اور یہ ہو کس طرح سکتا ہے۔ جبکہ خلافت نبوت کے تابع ہوتی ہے۔ اور خلافت پر ایمان رکھنا بالطبع نبوت پر ایمان رکھنے کو مستلزم ہے۔

پس ہمارا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلیفۂ برحق تسلیم کرنا۔ اور آپ کی خلافت پر ایمان رکھنا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہم نبوت پر بھی سچا ایمان رکھتے۔ اور خدا تعالےٰ کی کتاب قرآن کریم پر بھی سچا ایمان رکھتے ہیں۔ مگر غیر مبایعین اس سے محروم ہیں۔ اگر قرآن کریم پر ان کا کامل ایمان ہوتا۔ تو اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کے مطابق کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وہ مسئلہ خلافت سے کبھی انکار نہ کرتے۔ مگر اُن کی حالت یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے متواتر انحراف کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف قرآنی احکام کی بھی پروا نہیں کرتے اگر انہیں واقعہ میں ایمان کی نعمت حاصل ہوتی تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو گرانے کی کبھی کوشش نہ کرتے۔ اور نہ خلافت کے نظام سے انحراف کرتے مگر انہوں نے عملاً ان دونوں امور میں ایسا رویہ اختیار کیا۔ جو صریح طور پر ان کے فقدان ایمان کا ثبوت ہے۔ اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالےٰ پر بھی سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اس کے رسول پر بھی سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے خلفا پر بھی سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہی ایمان اسلام اور قرآن کے مطابق ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق سوا نو بجے شب کی اطلاع منظہر ہے کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج نصرت گرلز ہائی سکول بھی سالانہ امتحان کی تعطیلات کے بعد کھل گیا۔

کل سے مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کا سالانہ امتحان جو نظارت تعلیم و تربیت لیا کرتی ہے شروع ہے طلباء کی کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔

کل لالہ خوشحال چند خورسند آف طلاپ مقامی ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول کی سالگرہ کی تقریب پر یہاں آئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہا گیا۔

آج دوپہر ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں بہت سے اصحاب مدعو تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی ؛

مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ ہائی کورٹ میں

مسٹر کھوسلہ سابق سشن جج گورداسپور کے فیصلہ بمقدمہ مولوی عطاء اللہ بخاری کی بناء پر جس مقدمہ استقراریہ کی اپیل ہائی کورٹ لاہور میں دائر ہے۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ فرسٹ بنچ یعنی آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جج کے ڈویژن بنچ میں اس کی سماعت ہوگی۔ یہ اپیل اس بنچ کے ہفتہ ۱۲ ۸ کی فہرست میں آچکی ہے۔ اور جلد ہی اس کی سماعت ہوگی۔

اس اپیل میں جناب چوہدری عصمت اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ لائل پور پیش ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق اعلان

نئے تعلیمی سال کے لئے مدرسہ احمدیہ ۲ اپریل ۱۹۴۰ء مطابق ۲ شہادت ۱۳۱۹ ہش کھل گیا ہے۔ جو صاحب اپنے بچے مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل کرانا چاہیں وہ فوراً ان کو لے آئیں۔ تاکہ دیر سے آنے میں پڑھائی کی جو کمزوری آخر تک رہتی ہے۔ اس سے وہ بچ جائیں۔ پہلی جماعت کا داخلہ زیادہ سے زیادہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۰ء تک جاری رہے گا۔ اس لئے اس آخری تاریخ تک داخل ہونے والے طالب علم ضرور پہونچ جائیں ؛

سید محمد اسحق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کو نہایت ضروری ہدایت

تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مجلس کے لائحہ عمل کا ایک ضروری جزو "اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت" ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلامی تعلیم کو دنیا میں رائج و راسخ کیا جائے۔ اس کے لئے دوسرے ذرائع کے علاوہ ایک نہایت اہم ذریعہ سلسلہ کا واحد آرگن "الفضل" بھی ہے۔ جس کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور دوسری ہدایات اور اس کے علاوہ احمدیت کے مسائل کے متعلق بیش بہا مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں پس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کے لحاظ سے یہ امر بھی لازمی ہے۔ کہ الفضل کی اشاعت کے لئے خاص کوشش جاری رکھیں۔ امید ہے کہ اراکین اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔

خاکسار خلیل احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۷۹۲	غلام محمد صاحب	سیالکوٹ	۸۱۵	برکت بی بی صاحبہ	گورداسپور
۷۹۳	چراغ بی بی صاحبہ	"	۸۱۶	غلام محمد صاحب	
۷۹۴	فضل بی بی صاحبہ	"	۸۱۷	برکت بی بی صاحبہ	"
۷۹۵	مراد علی صاحب	"	۸۱۸	نور بیگم صاحبہ	سندھ
۷۹۶	غلام حسین صاحب	"	۸۱۹	چوہدری عنایت علی صاحب	سرگودھا
۷۹۷	محمد صدیق صاحب	امرتسر	۸۲۰	" محمد بخش صاحب	امرتسر
۷۹۸	مستری نور احمد صاحب	منٹگمری	۸۲۱	برکت بی بی صاحبہ	"
۷۹۹	زینب بی بی صاحبہ	"	۸۲۲	کرم بی بی صاحبہ	گجرات
۸۰۰	احمد الدین صاحب	سکھر	۸۲۳	الطاف صاحب	مراد آباد
۸۰۱	بشیر بیگم صاحبہ	گوجرانوالہ	۸۲۴	عبد الکریم صاحب	سیرپور
۸۰۲	اللہ جوائی صاحبہ	شیخوپورہ	۸۲۵	محمد الدین صاحب	"
۸۰۳	محمد یوسف بیگ صاحب	کوئٹہ	۸۲۶	چوہدری کرم داد صاحب	"
۸۰۴	مستری ہدایت اللہ صاحب	لائلپور	۸۲۷	محمد صادق صاحب	"
۸۰۵	بشیر محمد صاحب	سندھ	۸۲۸	کرم دین صاحب	شاہ پور
۸۰۶	برکت بی بی صاحبہ	"	۸۲۹	منشی خان صاحب	گورداسپور
۸۰۷	بشیر محمد صاحب	گورداسپور	۸۳۰	عمر الدین صاحب	"
۸۰۸	حشمت بی بی صاحبہ	جالندھر	۸۳۱	سردار محمد صاحب	"
۸۰۹	ولائت بیگم صاحبہ	سیالکوٹ	۸۳۲	اللہ جی صاحبہ	"
۸۱۰	خورشید بیگم صاحبہ	"	۸۳۳	مبارکہ صاحبہ	"
۸۱۱	بدر الدین صاحب	گورداسپور	۸۳۴	مبارک احمد صاحب	"
۸۱۲	بی بی صاحبہ	کپورتھلہ	۸۳۵	محمد علی صاحب	"
۸۱۳	ریاں صاحبہ	"	۸۳۶	عبد اللہ خان صاحب	"
۸۱۴	محمد ابراہیم صاحب	گورداسپور			

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھوال میں جلسہ

ایک سو تین اصحاب نے احمدیت قبول کی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا جلسہ موضع اٹھوال میں مورخہ ۵ شہادت ۱۳۱۹ ہش بعد نماز جمعہ زیر صدارت حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد صدر محترم نے جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے بتایا کہ کس طرح تھوڑے سے عرصہ میں احمدیت نے جو "خدمت" کا پیغام دیتی ہے۔ عظیم الشان ترقی کی ہے۔ مولوی دل محمد صاحب نے احباب کو تعلیم احمدیت پر عمل کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ ملک عطاء الرحمن صاحب نے خدام الاحمدیہ میں شمولیت اور مجالس کے قیام کی تحریک کی۔ خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں سے اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت اور تبلیغ کی اہمیت واضح کرنے کے لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ پیش کیا۔ پھر مولوی دل محمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ نے صداقت احمدیت پر نہایت موثر دلائل دیئے۔ آخر میں صدر محترم نے احمدی احباب کو خدام الاحمدیہ میں شمولیت کی تحریک کرتے ہوئے مجلس کے لائحہ عمل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پیش فرمائے

یورپ میں عیسائیت ختم ہو رہی ہے

ایک گزشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ جرمنی میں عیسائیت کو زندگی کے ہر شعبہ سے خارج کیا جا رہا ہے انجیل کی بجائے ہٹلر کی تصنیف کی تلاوت کا رواج عام ہو رہا ہے۔ اور عیسائیت بالکل کس مپرسی کی حالت میں دم توڑ رہی ہے۔ اب نازی گورنمنٹ کے سرکاری اخبار "شوارز کرپس" میں ایک نازی لیڈر ہملر نے لکھا ہے۔ کہ "خدا انگلستان کو ہرگز سزا نہیں دے گا کیونکہ یہ کیفیت خود خدا کی پیدا کردہ ہے اس سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ اپنی اس مخلوق کو سزا دے گا۔ یہ فرض ہمیں سرانجام دینا ہوگا۔ جو کام خدا نہیں کر سکتا۔ وہ ہمارے سپاہی کریں گے۔ اور اس کی پیدا کردہ لست کو سزا دیں گے۔" اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اطالوی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ نازی دہریت اور لا مذہبیت کا شکار ہو رہے دوسرے ممالک میں گو یہ کیفیت تو نہیں مگر پھر بھی عیسائیت نہایت سرعت کے ساتھ روبہ تنزل ہے۔ عملی زندگی میں تو یہ وہاں بھی عرصہ سے قریباً قریباً متروک چلی آتی ہے۔ تاہم زبانوں پر اس کا نام آتا رہتا تھا۔ اور لوگ بظاہر عیسائیت کے حلقہ بگوشوں میں اپنے آپ کو شمار کراتے تھے۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے مذہبی لحاظ سے ظاہری تبدیلی کی تحریک بھی شروع ہو چکی ہے۔ چنانچہ فرانس کے مذہبی رسالہ "ریلیجس" میں گزشتہ تین سالوں میں عیسائیت سے علے الاعلان علیحدگی اختیار کرنے والوں کے حسب ذیل اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں:-

فرانس میں سنہ ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ میں علے الترتیب ۲۲۵۰۰ - ۹۹۷۴۳ - ۱۶۱۷۸ - اور ۱۰۰۹۳ - لوگوں نے عیسائیت سے علیحدگی کا اظہار کیا۔ انگلینڈ میں سنہ ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - میں علے الترتیب ۲۲ - ۲۵۵۶۰ - ۹۹۷۸۶ -
بلجیم میں ۵۳۹ - ۱۰۲۰ - ۹۰۰۱ -
آسٹریا میں ۲۱۱۰ - ۱۲۲۵ - ۱۸۱۴۳؛
آسٹریلیا میں ۷۱۹ - ۱۰۰۳ - ۸۱ - ۱۴۰ -
فن لینڈ میں ۴۲۲ - ۹۵۵ - ۸۰۱۲ -
نیوزی لینڈ میں ۷۰۰ - ۱۶۰۰ - ۸۷۲۲۱ -
گرین لینڈ میں ۵۰۱ - ۱۵۰۱ - ۲۰۰۰۴ -
نائیجیریا میں ۳۰۲ - ۸۰۷ - ۶۹۰۰ -
اور سکاٹ لینڈ میں ۹۰۴ - ۹۹۸ - ۱۶۰۰۰ ؛

چند سال قبل یہ حالت تھی۔ کہ گو لوگ عیسائیت پر عامل نہ تھے۔ مگر اس طرح اس سے علیحدگی کا بھی کوئی سوال نہ تھا۔ اور یہ حالت دراصل اہل یورپ کے مذہبی جمود پر دال تھی۔ ان لوگوں کے نزدیک مذہب کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی۔ جس کی طرف توجہ کی جاتی۔ یا اس سے کسی قسم کی وابستگی کی ضرورت سمجھی جاتی۔ مگر اب اس تبدیلی کے صاف طور پر یہ معنے ہیں۔ کہ ان لوگوں کے ذہنوں میں آہستہ آہستہ خوشگوار تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ کسی مذہب سے وابستگی یا علیحدگی کے کوئی معنے ہیں۔ ان کے دلوں میں مذہب کی قیمت کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور گو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ ذہنی تبدیلی تمام تر جماعت احمدیہ کی ان تبلیغی مساعی کا نتیجہ ہے۔ جو وہ یورپ میں سرانجام دے رہی ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس میں یقیناً بہت بڑا دخل ہمارے مبلغین کی مساعی کا ہے۔ اور انہی کی طرف سے عیسائیت کے خلاف بلند کردہ آواز اور شائع کردہ لٹریچر اس ذہنی تغیر کی تحریک کی راہ نمائی کر رہا ہے۔ اسی ضمن میں یعنی یورپ میں عیسائیت کی حالت کے متعلق بعض ذمہ دار عیسائی لیڈروں کے خیالات پیش کئے جاتے ہیں۔

شکاگو (امریکہ) کے ایک مشہور پادری جیمس نے اپنی تقریر میں کہا ہے۔ کہ:
"میں دیکھ رہا ہوں۔ یورپ کا ایک کثیر حصہ اپنے قدیم و مقدس مذہب مسیحیت سے منحرف ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور اگر چند یہی حالت رہی۔ تو عنقریب سارے کا سارا یورپ الحاد و زندقہ میں مبتلا نظر آئے گا۔"

اسی طرح انگلستان کے ڈاکٹر ایل سکاٹ نے جو ایک بہت بڑے چرچ کے سکرٹری ہیں۔ ایک تقریر میں کہا۔ کہ:-
"آج سے نصف صدی قبل میں اپنے ملک کے ہر برنا و پیر اور گدا و امیر میں مذہبی تڑپ اور ذوق پاتا تھا۔ میرے ملک کا ہر شیخ و شاب اپنے سر میں مسیحیت کا سودا رکھتا تھا۔ ہر نوجوان میں مذہبی سپرٹ موجود تھی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج اس ملک میں وہ مذہبی تڑپ۔ وہ حمایت۔ سودا۔ عشق اور لگن موجود نہیں۔ آج ہر شخص خواہ وہ جوان ہو۔ یا بوڑھا۔ بچہ ہو یا جوان۔ مرد ہو یا عورت اپنے دل میں یہی آرزو رکھتا ہے۔ کہ میں مذہب کی قیود سے آزاد ہو جاؤں۔ یہاں تک کہ تثلیث تو بڑی بات ہے ایک خدا کی پرستش بھی اب بار گراں نظر آتی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ لوگ مذہبی پابندی کو صحیح معنوں میں قید سمجھتے ہیں۔ اور عیسائیت سے دن بدن کنارہ کش ہوتے جاتے ہیں۔ خاص کر سائنس دان اور کیمیا دان طبقہ۔ خدا۔ روح القدس اور مسیح سے زیادہ دور ہوتا جاتا ہے۔"

دراصل عیسائیت کی حالت یورپ میں اس سے بدرجہا بدتر ہے۔ جو ظاہر کی جا رہی ہے۔ مگر چونکہ اس کے نام کے ساتھ یورپ کے امپریلزم کے گہرے مفاد وابستہ ہیں۔ اس لئے اس کی غیر ہردلعزیزی کی حقیقت کو بہت حد تک چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن اس بددلی کے باوجود جب ان رقوم اور چندوں پر نظر ڈالی جائے جو انہی ممالک سے عیسائی مشنوں کو ہر سال وصول ہوتے ہیں۔ تو خیال ہوتا ہے۔ کہ عیسائیت کے تنزل کی داستانیں مبالغہ آرائی کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ لیکن نہیں۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ عیسائیت روز بروز یورپین اقوام کے دلوں سے اپنا وقار اور عقیدت کھوئی جا رہی ہے اور جو لوگ عیسائی مشنوں کو بڑے بڑے چندے دیتے ہیں۔ وہ وہی ہیں۔ جو عیسائی مشنریوں کی ان خدمات کے مداح ہیں جو انہوں نے اپنے قومی اور ملکی اقتدار اور تسلط کے قیام کے سلسلہ میں بیرونی ممالک میں جا کر انجام دی ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ عیسائی مشنوں کا زوال لازمی طور پر ان کی قومی اور ملکی ترقی پر بُری طرح اثر انداز ہوگا۔ اس لئے وہ ان کی امداد کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ ورنہ اس کی تہہ میں عیسائیت سے کسی اخلاص و عقیدت کا قطعاً کوئی جذبہ کارفرما نہیں ہوتا۔

ان حالات میں اگر ہماری جماعت اس صداقت اور پیغام کی اہمیت پر نظر ڈالے جس کا تمام دنیا تک پہنچانا اس کا فرض ہے۔ اور اس اخلاص کو دیکھے۔ جو اسے اس زمانہ کے مامور و مرسل اور اپنے ہادی و راہ نما کی ذات ستودہ صفات سے ہے۔ تو وہ نہایت آسانی سے اس بات کا احساس کر سکتی ہے۔ کہ اس کی ترقی اور نشر و اشاعت کے لئے اس کے کندھوں پر جو ذمہ داری ہے۔ اس کی ادائیگی کے لئے اس کی قربانیوں کا معیار کس قدر بلند ہونا چاہیئے۔ مغرب میں لوح عیسائیت صاف ہوتی جا رہی ہے۔ اور اب وہ وقت آ رہا ہے۔ کہ اس پر اسلام کی تعلیم کندہ کی جائے۔

عیسائیت کے خلاف ہماری معمولی سی کوشش خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب ہو رہی ہے۔ اور عیسائیوں کو اس کا اعتراف ہے۔ اور وہ مانتے ہیں۔ کہ احمدی مبلغ ان کے کامیاب حریف ہیں۔ اس صورت میں اگر ہم اپنی کوششوں میں کوئی وسعت پیدا کر سکیں۔ تو یقیناً یہ ایک بہت بڑے ذہنی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب کی بیعت خلافت اور مولوی محمد علی صاحب

از جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد

(۲)

الوصیّت میں خلافت کا ذکر

جناب مولوی صاحب! آپ کہتے ہیں کہ الوصیت میں نہ کسی خلافت کا ذکر ہے۔ اور نہ کسی خلیفہ کا۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود کسی کو خلیفہ مقرر کیا۔ ہمارے نزدیک تو آپ کے یہ خیالات درست نہیں۔ مگر آپ جب یہ سمجھتے تھے۔ تو کس طرح آپ لوگوں نے وہ اعلان شائع کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر لکھا گیا تھا اور جس میں مذکور ہے۔ کہ حضرت نورالدین اعظم کا انتخاب بطور خلیفہ بموجب الوصیت کیا گیا ہے۔ اور کیا آپ نے مل کر ایک جھوٹ اور خلاف واقعہ بات جماعت میں شائع نہ کی۔ اور قوم کو خلافت (یا بقول آپ کے ضلالت) پر مجبور نہ کیا۔ اس صورت میں کون قابلِ الزام ہے ہم یا آپ لوگ کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بعد کسی کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خود خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو شیعہ آج کیوں آپ کی طرح اس قدر واویلا کرتے۔ کیا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت بھی قوم کے اجماع سے وقوع میں آئی۔ اگر آئی تو کیا وہ بھی ضلالت تھی۔

غیر مبایعین کے چار جرم

حضرت مولانا فرماتے ہیں۔ کہ جب آپ کے نزدیک خلافت کا وجود الوصیت میں نہ تھا تو آپ کا خلیفہ مقرر کرنا آپ کا پہلا جرم تھا۔ اور حضرت نورالدین اعظم کو خلیفہ مان کر اور ان کی بیعت کر کے بناوٹ اختیار کرنا آپ کا دوسرا جرم ہے۔ جبکہ خدا تعالےٰ نے ملکر کام کرنے کا موقعہ پیدا کر دیا تھا۔ تو جس طرح حضرت نورالدین اعظم کی بیعت نہ کر کے بھی ان کی خلافت کا ساتھ دیا۔ اب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت نہ کر کے ساتھ دیتے۔ اور تفرقہ کے وبال سے بچتے۔ کیونکہ حدیث نبوی میں صاف موجود ہے۔ کہ فتنہ سویا ہوا ہے اور جو اس کو جگائیگا۔ وہ خدا تعالےٰ کے مؤاخذہ میں آئے گا۔ آپ نے اس حدیث کی خلاف ورزی کر کے تیسرا جرم کیا۔ اور لاہور آکر اڑھائی اینٹ کی الگ مسجد بنالی مرکزِ سلسلہ کو خلافِ وصیت چھوڑ کر چلا آنا یہ آپ کا چوتھا جرم ہے۔

حضرت مولانا فرماتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ ایک حسنِ ظن کی بناء پر رہا۔ مگر آپ کی امارت کے دوران میں آپ کی انجمن کی کارروائی خلافِ حق وصداقت دیکھ کر میں بدظن ہوا۔ اور بار بار آپ لوگوں کو برادرانہ رنگ میں اصلاح کی طرف متوجہ کیا۔ کیونکہ آپ کی انجمن ایک غیر احمدی انجمن بن رہی تھی۔ اس واسطے آپ کو ناقابلِ اصلاح پاکر آپ سے الگ ہو گیا۔ جس کو آپ ناراضگی اور رنج کا نام لے کر ظاہر کرتے ہیں۔ مگر اصل واقعات کو پسِ پردہ رکھتے ہیں۔ تاکہ لوگوں پر حقیقت ظاہر نہ ہو۔

حضرت مولوی غلام حسن خانصاحب کی سابقہ تحریرات

مکرم مولوی صاحب! جب آپ اپنی سابقہ تحریرات اپنے لئے حجت نہیں مانتے تو آپ کو کیا حق ہے۔ کہ حضرت مولانا کی سابقہ تحریرات قطع و برید کے بعد پیش کریں کیا حضرت مولانا نے اپنے خطوط مندرجہ رسائل شیخ غلام محمد صاحب میں آپ کو اور آپ کی انجمن کو مدنظر نہیں رکھا تھا۔ جن کو آپ آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور قادیان کے خلاف ظاہر کر کے بطور الزامات پیش کرتے ہیں۔ حضرت مولانا نے تو صاف جواب دے دیا تھا۔ کہ جو کچھ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور قادیان کے خلاف لکھا۔ آپ کے ساتھ بیٹھ کر آپ لوگوں کی ان تحریرات کی بناء پر لکھا۔ جو محض افترا اور بدظنی اور غلط فہمی پھیلانے پر مبنی تھیں۔ اور جب خود قادیان جا کر قریب سے واقعات پر غور کیا۔ تو مجھ پر آپ لوگوں کا افترا اور جھوٹ اور بے حقیقت باتوں کا پول کھل گیا۔ کیا حضرت مولانا کے بیانات میں یہ باتیں صاف موجود نہیں۔ جن سے آپ تجاہلِ مولویانہ کر کے گزر گئے ہیں۔

کیا بیعتِ خلافت گناہِ کبیرہ تھی؟

آپ کو اس سوال کا جواب دیا جا چکا ہے۔ کہ بیعت خلافت گناہ کبیرہ تھی اور وہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ خلافت کو خلافِ وصیت کہتے ہیں۔ ان کا خلیفہ مقرر کرنا اور اس کی بیعتِ خلافت کرنا ان کے واسطے گناہ کبیرہ تھی۔ اور وہ اپنے مسلمات کے رو سے ملزم ہیں۔

اسم احمد کے ماتحت خلافت کا حضرت نورالدین اعظمؓ سے آغاز

آپ کا یہ سوال کہ خلافت حضرت مسیح موعود پر ختم ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جو خلافت اسم محمدؐ کے ماتحت شروع ہوئی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس کے پہلے خلیفہ تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہوئی۔ اور وہی اس کے خاتم الخلفاء ہوئے۔ مگر جو خلافت اسم احمد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد شروع ہوئی اور حضرت نورالدین اعظم اس کے پہلے خلیفہ ہوئے۔ آج کے بعد جو مجدد یا محدث یا مصلح آئیں گے۔ وہ اسی خلافت کے سلسلہ میں آئیں گے۔ اور وہ لوگ بھی خلفاء محمدیہ ہوں گے۔ مگر اسم احمد کے ماتحت۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں سے ہوں گے۔ جیسا کہ انا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی ھو منی و علی عھدی (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵) سے ظاہر ہے۔

مصلح موعود کی پیشگوئی

آپ دریافت کرتے ہیں۔ کہ میاں محمود احمد کو آپ مصلح موعود سمجھتے ہیں آپ کو جواب دیا گیا ہے۔ کہ خود حضور نے کسی الہام کی بناء پر مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ اس سبز اشتہار کی پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوئے۔ جس میں مصلح موعود کی پیدائش کی خبر دی گئی ہے۔ اس کے مطابق آپ کا نام محمود احمد رکھا گیا۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۰ میں ان کی پیدائش اس پیشگوئی کا مصداق قرار دی ہے۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲ میں لکھا ہے۔ کہ آپ کا ایک بیٹا آپ کا جانشین ہوگا۔ چنانچہ حضرت محمود احمد بالآخر جانشین ہو کر ہی رہے۔ البتہ یہ کسی جگہ لکھا ہوا نہیں۔ کہ مصلح موعود کو الہام میں بھی مصلح موعود کہہ کر مبعوث کیا جائے گا ہاں وہ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ خود مجھے فرماتا ہے۔ کہ تو خلیفہ ہے۔ اور ہر خلیفہ مصلح ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں آپ نے پچیس ۲۵ سالہ دورِ خلافت میں جو کام کئے۔ وہ خود وہی ہیں جو مصلح موعود کے شان کے شایاں ہیں مثلاً خود آپ کے فتنہ کا مقابلہ سوائے اس مصلح موعود اور مؤید من اللہ کے اور کس کا کام ہو سکتا ہے۔

شیخ غلام محمد کو مولوی صاحب نے کبھی مصلح موعود نہیں سمجھا

حضرت مولانا نے صاف فرمایا تھا۔ کہ میں نے شیخ غلام محمد صاحب کو نہ مصلح موعود مانا تھا۔ اور نہ ان کی بیعت کی تھی۔ البتہ جس طرح وہ اپنے آپ کو کہتا ہے۔ اسی رنگ میں میں نے مخاطب کیا تھا۔ جس طرح وہ لوگ جو امام جماعت احمدیہ کو خلیفۃ المسیح نہیں مانتے۔ لیکن بوقت خطاب ایسا لکھ دیتے ہیں

شیخ غلام محمد صاحب بھی اپنے آپ کو روح القدس سے تائید یافتہ اور مجددیت کا منصب رکھنے والے اور مصلح موعود اور مامور کہتے ہیں۔ حضرت مولینا نے ان کو ان کے دعوے کے لحاظ سے ایسا لکھا۔ نہ اپنی عقیدت کے لحاظ سے۔ اگر نبوت اور رسالت کا تحریرات کے بارے میں آپ کی موجودہ تاویل آپ کے نزدیک درست ہے۔ تو حضرت مولینا کی یہ تعبیر آپ کو کیوں نادرست معلوم ہوتی ہے۔ صرف اس لئے کہ آپ کو گرفت اور فتنہ انگیزی کا موقعہ مل جائے

سوادِ اعظم کے متعلق رکیک تاویل

آپ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اتبعوا السواد الاعظم کے ماننے کے واسطے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں کہ یہ صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور حضرت احمدؑ کے ساتھ مختص ہے۔ کہ خدا کی فعلی شہادت ان کے شامل حال ہو کر آہستہ آہستہ ان کو کثرت حاصل ہوئی۔ ورنہ اگر ایک جماعت دو ٹکڑے ہو جائے۔ اور ایک طرف کثرت ہو۔ اور دوسری طرف قلت ہو۔ تو لازم نہیں کہ کثرت حق پر ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ قلت حق پر ہو۔ قرآن کریم کی تفسیر لکھنے والے۔ اور خلفاء کے سوانح حیات تالیف کرنے والے مولوی صاحب جس طرح کثرت صحابہ کرام نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر اتفاق کیا۔ اور قلت قابل نظر انداز کرنے کے ٹھہری۔ جو شیعہ لوگ ہیں اتبعوا السواد الاعظم کا حکم اس موقعہ کے واسطے ہے۔ کہ کثرت نے خلافت کا ساتھ دیا۔ اور قلت خلاف خلافت تھی۔ لہذا وہ قابل رد کرنے کے ہے۔

اسی طرح صحابہ احمدؑ میں ہوا تھا۔ اور ایسا ہی واقعہ یہاں ہوا۔ کہ حضرت احمدؑ کی وفات پر کثرت جماعت نے حضرت نورالدین اعظم کو خلیفۃ المسیح مان لیا۔ اور قلت خلافت کے خلاف ہوئی۔ پس یہ گروہ مثل شیعہ بن گیا۔ اور ہم کو کثرت جماعت کا ساتھ دینا ضروری ہے۔ جو اہل سنت اور جماعت احمدیہ کا مسلک ہے۔

یزیدی صفت کون ہے

آپ نے یزید اور امام حسینؓ کے واقعات پر کیوں زور دیا ہے۔ کیا صرف اس غرض سے۔ کہ آپ (بقول اکبر شاہ خاں نجیب آبادی سابق ایڈیٹر پیغام صلح لاہور) حضرت معاویہ کی نسل سے ہیں۔ اور اس کی نسل یزید ہی سے چلتی ہے۔ جو اہل بیت نبوی اور بالخصوص امام حسینؓ کا مخالف تھا۔

غالباً آپ بھولے نہ ہوں گے۔ کہ حضرت نورالدین اعظمؓ بھی قرآن کریم کے نوٹ لکھواتے وقت آپ سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ یزید بڑا خبیث انسان تھا۔ وہ اہل بیت کا مخالف تھا۔ مولوی صاحب آپ ضرور ترجمہ میں اس کا ذکر کر دیں۔ مگر آپ نے نہ کیا۔ قابل دریافت امر یہ ہے۔ کہ آپ کو کیوں بار بار یہ وصیت کرتے تھے قبلہ شیعی۔

جماعت احمدیہ کی صحابہ سے مماثلت

آپ نے حضرت مسیح ناصری کے بعد ان کی جماعت کے دو ٹکڑے ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔ سنیں مسیح ناصری صرف حضرت موسےٰؑ کے خلیفہ تھے۔ مگر حضرت احمد مسیح موعودؑ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت ہے۔ جس کا ذکر حضرت احمدؑ نے بار بار تفسیر آیت آخرین منھم میں فرمایا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے ؎

صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

مگر یہ نہ لکھا کہ جس نے مجھ کو پایا۔ وہ حواریوں سے جا ملا۔ پس جو واقعات صحابہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی وفات پر پیش آئے۔ وہی جماعت احمدیہ کو حضرت احمدؑ کی وفات پر پیش آنے تھے آ گئے۔ البتہ اگر آپ کو حضرت مسیح ناصری کے حواریوں سے مناسبت ہو۔ تو ضرور ہو گی۔ کیونکہ ان میں سے ایک پطرس تھا۔ جس نے حضرت مسیح ناصری پر تین بار لعنت بھیج کر اس سے اظہار نفرت کیا۔ اور دوسرا یہودا اسکریوطی جو اس کی جماعت کا سیکرٹری تھا۔ اور چندوں کی تھیلی اپنے پاس رکھا کرتا تھا۔ اور حضرت مسیح ناصری کے عطر لگانے پر بھی وہی معترض تھا۔ کہ اگر یہ عطر فروخت کیا جاتا۔ تو قوم کو بڑا فائدہ ہوتا۔ جیسا کہ آپ نے اور خواجہ صاحب نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر کے اخراجات پر اعتراض کیا تھا۔

پانچ ہزار سپاہی

آپ کو تفسیر القرآن کے متعلق جواب حضرت مولینا نے دوسرے بیان میں دے دیا تھا۔ اور وہی کافی ہے۔ اسی طرح آپ کو پانچ ہزار سپاہیوں والے گروہ کا جواب بھی مختصراً دے دیا گیا تھا۔ آپ کی مردم شماری کی رو سے آپ کی کل تعداد پانچ ہزار ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ بجائے خود ایک دعوے ہے۔ جس کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ اور اگر ہم بالفرض مان بھی لیں تو اس میں مرد عورتیں بچے۔ بوڑھے سب شامل ہیں۔ مگر میدانِ جنگ میں جو کام دیتا ہے۔ وہ صرف مرد سپاہی ہوتا ہے۔ نہ عورتیں۔ بچے اور ضعیف لوگ۔ پس آپ کا دعوے پانچ ہزار سپاہیوں کا یقیناً محتاج ثبوت ہے۔

شیعیت کی رگ

حضرت مولینا نے آپ کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اتبعوا السواد الاعظم و تلزموا الجماعت یاد دلایا۔ مگر آپ کو اپنے فضل کے مقابلہ میں خدا اور رسول کے فرمان اور اتباع سے کیا کام حالانکہ جو شخص آپ کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کی کثرت کو غلطی پر قرار دیتا ہے۔ وہ درحقیقت پوشیدہ شیعہ ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی کثرت کو بھی خلافت اور خلیفہ اول کے ساتھ دینے میں غلطی پر ٹھہراتا ہے۔ جو امور شیعہ کو اتبعوا السواد الاعظم کے اتباع میں مانع ہیں۔ وہی عذرات لنگ آپ کی راہ میں آپ کو حائل ہیں تشابہت قلوبھم۔

جماعت میں تفرقہ پیدا کرنا سخت ظلم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو خدا کے نزدیک نبی اور رسول۔ اور آپ کے نزدیک مامور من اللہ تھے۔ اگر آپ نے دوسرے مسلمانوں سے الگ جماعت بنائی۔ تو اس واسطے بنائی۔ کہ خود قرآن کریم نے امت محمدیہ کے دو گروہ بتائے تھے۔ دیکھو آیت ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین۔ اور سورہ جمعہ میں اولین کو امیین کہا گیا ہے۔ اور آخرین کو آخرین منھم کہہ کر صحابہ محمد رسول اللہ کا جزو قرار دیا ہے۔ مگر فرمائیے آپ کون ہوتے ہیں۔ کہ جماعت مسیح موعودؑ کے دو ٹکڑے کرنے میں حق بجانب ہوں۔ آپ یقیناً اس حدیث کے ماتحت ہیں الفتنۃ نائمۃ لعن اللہ من ایقظھا

حضرت ہارونؑ نے تو عجل پرستی کو دیکھ کر بھی تفرقہ سے پرہیز کیا۔ مگر آپ نے ایک موحد جماعت مسیح موعودؑ کو اپنی تحریرات میں پیر پرست اور مشرک ٹھہرایا۔ اور تفرقہ میں پہل کی۔ یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا گیا۔ کہ اگر آپ قادیان میں خلیفہ نہ بن سکے تو لاہور میں امیر تو بن گئے۔ پس بصد حیلہ حاصل کردہ امارت کو آپ کس طرح آیت یا حدیث کی خاطر چھوڑ سکتے ہیں۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان۔ کہ سب مل کر کام کرو۔ آپ کا کب مشعل راہ ہو سکتا ہے۔

گوجرانوالہ میں غیر مبایعین سے مناظرہ

گوجرانوالہ کے غیر مبایعین نے جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات کی تحریری دعوت دی جو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے منظور کر لی۔ اس پر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کو گوجرانوالہ مناظرہ کے لئے بھیجا۔ چنانچہ ۱۳ امان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۴۱ء بروز اتوار مناظرہ ہوا۔ غیر مبایعین کی طرف سے مناظرہ سے پہلے یہ اصرار شروع ہوا کہ سب سے پہلے کفر و اسلام پر مناظرہ ہو اس پر انہیں کہا گیا۔ کہ طبعی ترتیب کے لحاظ سے پہلے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ ہونا چاہیئے مگر غیر مبایعین نے کہا کہ اگر آپ اس مسئلہ پر پہلے مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں تو وہ مناظرہ نہیں کریں گے۔ جب ہم نے دیکھا کہ وہ راہ فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں تو ہم نے تبلیغی نقطہ نگاہ سے غیر مبایعین کی اس بات کو بھی مان لیا اور وقت وغیرہ کی تعیین کے متعلق ان سے شرائط طے کیں غیر مبایعین کے مناظر مولوی احمد یار صاحب نے کہا کہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس بارہ میں ہم میں اور آپ میں کوئی اختلاف نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفۃ اللہ ہیں۔ ہماری طرف سے کہا گیا کہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع سے مراد یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا سلسلہ ہوگا۔ یہ امر ہم میں اور آپ میں مختلف فیہ ہے۔ مولوی احمد یار صاحب نے کہا کہ نہیں اس موضوع کا مفہوم یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفۃ اللہ ہیں یا نہیں

ہم نے کہا کہ اگر آپ لوگوں کے نزدیک اس عنوان کا یہی مفہوم ہے تو پھر آپ لوگوں نے ہمیں اس پر تبادلہ خیالات کی کیوں دعوت دی۔ کیا جماعت احمدیہ نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفۃ اللہ ہونے کے بارہ میں آپ سے اختلاف کیا۔ مولوی احمد یار صاحب نے بالآخر تینوں مضامین پر مناظرہ کرنا قبول کر لیا مگر شرائط طے کر کے ان پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے اور کہا کہ زبانی اقرار ہی کافی ہے۔ اس پر پہلے مسئلہ کفر و اسلام پر مناظرہ شروع ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری اور غیر مبایعین کی طرف سے مولوی احمد یار صاحب مناظر پیش ہوئے مناظر غیر مبایعین نے جس قدر باتیں اپنی تائید میں پیش کیں۔ ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ان کا حل پیش کر کے بالآخر غیر مبایع مناظر سے یہ منوا لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین ضرور کافر ہیں مگر کہا کہ وجہ تکفیر انکار مسیح موعود نہیں بلکہ تکفیر مسیح موعود ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر بدر ۲۶ جون ۱۹۰۳ء اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ کا حاشیہ پیش کر کے وضاحت سے ثابت کیا کہ ان دونوں مقامات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے انکار کو وجہ کفر قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں کئی مطالبات غیر مبایع مناظر سے کئے گئے جن کا قطعاً کوئی جواب نہ دیا گیا۔

اسی طرح مسئلہ نبوت پر ہمارے مناظر مولوی ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پیش کر کے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر تشریعی امتی نبی ہیں غیر مبایع مناظر نے کہا کہ امتی نبی سے مراد محدث ہے اور تبدیلی عقیدہ سے پہلے کے حوالہ جات پیش کئے اس پر جب حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۹ اور ۵۰ سے ہمارے مناظر نے ثابت کیا کہ حضور اس جگہ خود اپنی تبدیلی عقیدہ کا اعتراف فرماتے ہیں۔ تو غیر مبایع مناظر بہت گھبرایا اور آخر تک اس حوالہ کو نہ چھوا۔ ہاں یہی رٹ لگاتا رہا کہ حضرت صاحب امتی نبی بمعنی محدث ہی ہیں۔ اس پر مولوی ابوالعطاء صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ سے ثابت کیا کہ حضور فرماتے ہیں۔ امتی نبی ایک ہی ہوا ہے۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ سے ثابت کیا کہ صلحاء امت محمدیہ میں تیرہ سو سال کے عرصہ میں صرف اپنے تئیں ہی نبوت کا نام پانے کے لئے مخصوص قرار دیا ہے۔ اس پر غیر مبایع مناظر نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی میں امتی نبی صرف مسیح موعود علیہ السلام کو قرار دیا گیا ہے ورنہ یوں سب محدثین آپ کی طرح امتی نبی ہیں۔ اس پر ابوالعطاءؑ صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کی وہ عبارت پیش کی جو دوسرے صلحاء کے متعلق ہے کہ خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔

یہ عبارت پیش کر کے کہا گیا کہ اس سے ظاہر ہے کہ دوسرے صلحائے امت کو نعمت نبوت کامل طور پر نہیں ملی مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کامل طور پر ملی ہے پس جو مقام نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملا ہے وہ امت محمدیہ میں حضور سے پہلے کسی محدث کو نہیں ملا۔ غیر مبایع مناظر اس کے جواب سے بالکل عاجز رہا اور ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کرتا رہا غیر مبایع مناظر کی بے بسی اور دلائل سے تہی دستی کو محسوس کرتے ہوئے ان کے دو چار ساتھی درمیان ہی بلاوجہ بول پڑتے اور شور مچانے کی کوشش کرتے۔

مندرجہ بالا ہر دو مضامین پر مولوی احمد یار صاحب مناظر غیر مبایعین نے جب مناظرہ کر کے دیکھ لیا کہ جماعت احمدیہ سے مناظرہ کرنا آسان کام نہیں اور خود غیر مبایعین نے بھی اپنے مناظر کی کمزوری کو محسوس کر لیا تو تیسرے موضوع پر مناظرہ کرنے سے بھری مجلس میں یہ اعلان کرنے کے باوجود کہ تینوں مضامین پر مناظرہ کریں گے مناظرہ کرنے کے لئے نہ آئے ہم نے اپنا آدمی بھی وقت پر بھیجا۔ تو غیر مبایعین نے کہلا بھیجا کہ وہ مناظرہ کے لئے تیار نہیں۔ مجلس مناظرہ میں کچھ غیر احمدی بھی شامل ہوئے تھے جنہوں نے جناب مولوی ابوالعطاء صاحب کی علمی قابلیت اور صحیح اور برجستہ حاضر جوابی کی تعریف کی اور غیر مبایع مناظر کی بے بسی بے علمی اور کم حوصلگی کو بھی محسوس کر کے اس کا ذکر کرتے تھے۔

خاکسار:۔ خواجہ محمد شریف جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ کلکتہ کیلئے جدا امیر کی اجازت

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال اور جماعت احمدیہ کلکتہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کلکتہ کے لئے جدا امیر منتخب کیا جائے۔ لہٰذا احمدی جماعت جلد تر امیر کا انتخاب کر کے نتیجہ انتخاب سے اطلاع دے۔ یہ انتخاب صرف ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے ہوگا
(ناظر اعلیٰ)

لاہور ۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ خاکساروں کی طرف سے امتناعی احکام کی خلاف ورزی کا اب کوئی امکان نہیں رہا اس لئے شہر سے فوج واپس بلالی گئی ہے

لائل پور ۶ اپریل۔ یہاں بنامی ایکٹ کو غلط ثابت کرنے کے لئے ۴ آزمائشی مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔ بنا یہ ہے کہ اسمبلی کو یہ قانون وضع کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ عدالت نے حکم دیدیا ہے کہ کلکٹر ولا کے احکام مطابق فی الحال زمینوں کے قبضے نہ صرف کئے جائیں۔

پیرس ۶ اپریل۔ فرانسیسی پولیس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک میں ایک ایسی آرگنائزیشن موجود ہے۔ جو وسیع پیمانہ پر کمیونزم کا پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ اس وقت تک ۹۱ فوجی کمیونسٹ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

لاہور ۶ اپریل۔ عطاء اللہ صاحب بخاری مقدمہ کا گواہ لدھا رام جسے پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ کیونکہ وہ ایک سمن کی تعمیل میں جہلم کی ایک عدالت میں پیش نہ ہوا تھا۔ اسے عدالت نے ضمانت پر رہا کر دیا۔

لاہور ۶ اپریل۔ ہائیکورٹ سے رہائی کے بعد بھی عطاء اللہ صاحب بخاری رہا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ راولپنڈی میں ایک تقریر کی بناء پر ان پر ایک اور مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۱ (ملک معظم کے خلاف جنگ) اور ۱۲۴ الف کو بغاوت چل رہا تھا۔ جب گجرات والا مقدمہ ہائیکورٹ میں منتقل ہوا۔ تو یہ بھی سشن جج لاہور کی عدالت میں منتقل ہو گیا۔ ہائیکورٹ سے رہائی کے بعد اس میں ضمانت کی درخواست دی گئی تھی۔ جو سشن جج نے نامنظور کر دی۔

بمبئی ۶ اپریل۔ گاندھی جی نے ہریجن میں اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں دو قوموں کی تھیوری غلط ہے جنہیں خدا نے ایک بنا دیا انہیں جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس ملک کے مسلم عوام پر فیصلہ چھوڑ دیا جائے۔ تو وہ اسے دو ٹکڑے کرنے کی اجازت نہ دیں گے۔

پٹنہ ۶ اپریل۔ یہاں سے چھ میل کے فاصلہ پر پھلواری شریف میں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بائیسکل بنانے کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے۔ اور اندازہ ہے کہ اس میں روزانہ ڈیڑھ صد بائیسکل تیار ہوا کریں گے

لنڈن ۷ اپریل۔ غیر جانبدار جہازوں پر جرمن آبدوزوں کے حملے بدستور جاری ہیں۔ تازہ حملہ ناروے کے ایک جہاز پر کیا گیا۔ اور اسے تارپیڈو مار کر غرق کر دیا گیا۔ تمام افسر اور نو ملاح مارے گئے۔ چھ کو نیو لینڈ کی ایک کشتی نے برطانیہ کے ساحل پر پہنچا دیا۔ آبدوز آدھ گھنٹہ تک جہاز کے ارد گرد چکر لگاتی رہی۔ مگر ڈوبنے والوں کو بچانے کی کوئی کوشش نہ کی اس وقت تک ناروے کے ۵۰ جہاز غرق اور تقریباً چار سو آدمی مارے جا چکے ہیں۔

ناروے کے وزیر خارجہ نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے اپنی غیر جانبداری کی پالیسی کو برقرار رکھنے کا پختہ عزم کیا ہوا ہے۔ جو جہاز بھی ہمارے سمندری علاقہ میں ناجائز طور پر داخل ہوگا۔ ہم اس کا پوری طرح مقابلہ کریں گے۔ جرمن آبدوزوں کے حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ہمارا کوئی جہاز برطانوی قافلہ کی حفاظت میں سفر کرتا ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں۔ کہ جرمنی کو اس پر حملہ کا حق ہو گیا آپ نے کہا۔ کہ سکنڈے نیویا کے ممالک میں اگر باہمی امداد کا معاہدہ ہو جائے تو بہت اچھا ہے۔ مگر اس سے قبل یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ بین الاقوامی حالات کیا رنگ اختیار کرتے ہیں۔

لنڈن ۷ اپریل۔ کل ہالینڈ کی فوج کا ایک گشتی دستہ جرمن علاقہ میں داخل ہو گیا تھا۔ ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ کہ اس پر کیا گذری خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن افسروں نے اسے روک لیا ہے۔

پچھلے دنوں جرمن ہوائی جہازوں نے سکاپا فلو پر ناکام حملہ کیا تھا۔ اب پتہ لگا ہے کہ اس حملہ کے دوران میں انہوں نے روشنی کے دو میناروں پر بھی حملہ کیا۔ مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اور نہ کوئی آدمی زخمی ہوا۔

لنڈن ۷ اپریل۔ جرمن ہوائی جہاز بلجیم کی مچھلی پکڑنے والی کشتیوں پر اندھا دھند حملہ کر رہے ہیں۔ بدھ کے دن انہوں نے بلجیم کے ساحل کے قریب تین کشتیوں پر حملہ کیا۔ بلجیم گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ انہیں اس حملے کا کوئی حق نہ تھا۔ وہ بڑی آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ کہ وہ مچھلیاں پکڑنے والی کشتیاں ہیں۔ ان پر بلجیم کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اور ان کے پاس مدافعت کا کوئی سامان نہ تھا۔ حتیٰ کہ وائرلیس بھی نہ تھا۔

حکومت آسٹریلیا نے فیصلہ کیا ہے کہ جرمنی کی ناکہ بندی کے سلسلہ میں وہ اتحادیوں کی پوری پوری امداد کرے گی۔ آسٹریلیا کی اون اب انہی ملکوں کو سپلائی کی جائیگی۔ جو اس بات کی گارنٹی دیں گے کہ وہ جرمنی کو کسی قسم کا مال نہ بھیجیں گے سپین نے آسٹریلیا کی بہت سی اون خریدنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اسی طرح بعض بلقانی ممالک بھی کوشش کر رہے ہیں۔

آج سکاٹ لینڈ کے ایک شمالی ضلع میں ہوائی حملہ کا الارم دیا گیا برطانوی طیارے مقابلہ کے لئے فوراً پرواز کرنے لگے۔ ابھی تک اس کے متعلق کوئی تفصیلی اطلاع نہیں آئی۔

رومانیہ کی دو بندرگاہوں سے جرمنی کو بہت سا اناج بھیجا جاتا تھا۔ دریائے ڈینیوب میں طغیانی کی وجہ سے اب یہ سلسلہ رک گیا ہے۔ ریلوے کے افسروں نے حکم دیا ہے کہ جب تک طغیانی کم نہ ہو ان بندرگاہوں پر کوئی مال نہ بھیجا جائے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگلے ہفتہ سے بین الاقوامی حالات میں اہم تبدیلیاں ہو جائیں گی۔ وزیر اعظم برطانیہ بلقانی ممالک کے سفراء سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ جمعرات کو پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس ہوگا۔ جس میں اقتصادی جنگ کو شدید کرنے کے سوال پر غور ہوگا۔ اقتصادی جنگ کے فرانسیسی سفیر لنڈن گئے تھے اور ان کا یہ دورہ بہت کامیاب رہا ہے دونوں ملکوں کے وزراء میں ہر مسئلہ میں کامل اتحاد ہے۔

برطانوی حکومت نے سویڈن اور ناروے کی حکومتوں کو ایک نوٹ ارسال کیا ہے جس میں ان ملکوں کے متعلق اپنی پالیسی کی وضاحت کی ہے۔ گو برطانیہ نے اس نوٹ کا جواب تو نہیں مانگا۔ مگر امید کی جاتی ہے کہ یہ ملک ضرور جواب دیں گے اور باہم مشورہ کے بعد دیں گے۔ گو اس نوٹ کے مضمون کا علم نہیں ہو سکا۔ مگر خیال ہے کہ برطانیہ نے ان ملکوں سے کسی فوری کارروائی کا مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ فن لینڈ اور روس میں سمجھوتہ کے بعد اپنی پوزیشن پر عام بحث کی ہے۔

پیرس ۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پندرہ ہزار جرمن سپاہی بوہیمیا کے ہسپتالوں میں بیمار پڑے ہیں۔ ان میں سے بہتوں کے ہاتھ پاؤں ختم کر رہ گئے ہیں۔ حتیٰ کہ بہتوں کے ہاتھ پاؤں کاٹنے پڑے۔ اس کی وجہ سیگفرڈ لائن میں انتہائی سردی ہے

مدراس ۷ اپریل۔ اسمبلی کی جسٹس پارٹی کے لیڈر نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ یہ پارٹی لڑائی میں برطانیہ کی پوری پوری امداد دینے کے حق میں ہے کیونکہ اگر برطانیہ کو نقصان پہنچا۔ تو دنیا میں جمہوری اصول ختم ہو جائیں گے یہ بات کسی عقل مند کے خیال میں بھی نہیں آسکتی کہ ہندوستان برطانیہ سے علیحدہ ہو کر آزادی حاصل کر سکتا ہے ہمیں تمام اسمبلی کی بھی پوری پوری مخالفت کرنی چاہئے۔ ہم یہ بات نہیں مانتے کہ عدم تشدد اور سول نافرمانی کوئی روحانی طاقت ہے۔ بلکہ یہ بھی لڑائی کا ایک ڈھنگ ہے۔ ہندو مسلم اختلافات کی ذمہ داری کانگرس پر ہے۔

لاہور ۷ اپریل۔ یہاں کے حالات اچھے ہیں۔ فوج کے چلے جانے کے باوجود پولیس

تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبائعین

مندرجہ بالا نام سے حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل رضی اللہ عنہ نے ایک رسالہ تصنیف فرمایا تھا۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف اور سلسلہ کی کتب پر اس قدر عبور حاصل تھا کہ آپ سلسلہ کی کتب کے حافظ سمجھے جاتے تھے۔ اور آپ علمی اور تحقیقی مضامین لکھنے کی خداداد لیاقت رکھتے تھے۔ اس رسالہ میں بھی آپ نے تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبائعین پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے ذریعہ نہایت عمدہ روشنی ڈالی ہے۔ اور تاریخی علمی اور استدلالی لحاظ سے اس میں اس قدر مواد جمع کیا ہے۔ کہ یکجائی طور پر اور کسی رسالہ میں اتنا مواد ملنا مشکل ہے۔

غرض غیر مبائعین کی حق پوشی اور مغالطہ دہی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصلی تعلیم جس پر بفضلہٖ ہماری جماعت کاربند ہے۔ اور آپ کی نبوت کے متعلق نہایت مبسوط اور شافی دلائل کے لئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔

چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو غیر مبائعین کے متعلق لٹریچر پڑھنے اور ان میں تبلیغ کرنے کے لئے پہلے خود واقفیت حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اس لئے رسالہ تبدیلیٔ عقائد مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبائعین جس کا حجم ضمیمہ سمیت ۲۲۲ صفحات اور قیمت پانچ آنے ہے صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے اب صرف تین آنے میں دیا جائے گا۔ تاکہ احباب کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمان کی فوری تعمیل میں سہولت پیدا ہو جائے۔ یہ خاص رعایت ۲۰ ماہ شہادت ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک جاری رہیگی اس کے بعد احباب کو پوری قیمت ادا کر کے منگوانا پڑے گا۔ پیشگی قیمت بھجواتے وقت ۳ر قیمت رسالہ ۱ر خرچ ڈاک۔ رجسٹری کل ساڑھے پانچ آنے ایک کاپی کے لئے کافی ہوں گے احباب پیشگی قیمت یا وی۔پی کے لئے آرڈر جلد روانہ کردیں۔ اگر جماعتوں میں اعلان کر کے ہر جماعت مطلوبہ نسخے اکٹھے منگوائے تو کفایت رہے گی۔

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

شکریہ

میں مہاتما جی کا لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے ایک ایسا نسخہ بتلایا ہے جس کے کھانے سے سفید بال سیاہ ہو جاتے ہیں بلکہ آئندہ کیلئے سیاہ کھونٹی نکلنی شروع ہو جاتی ہے بشرطیکہ عمرہ ۴۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ اب خضاب کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ معہ محصول ڈاک۔ یہ مہاتما جی کا بتلایا ہوا نسخہ حرف بحرف بذریعہ پارسل کے ساتھ ارسال کیا جاتا ہے۔

منیجر سی۔ ایل اینڈ کو ریاست پٹیالہ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اسے اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر تک استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

سرینگر (کشمیر) مری اور ڈلہوزی کو ریل اور موٹر کے مشترکہ ٹکٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام اہم سٹیشنوں سے مذکورہ بالا مقامات تک بھرتہ بکنگ کے لئے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ای۔آئی۔ جی۔آئی۔پی و بی بی اینڈ سی۔آئی و بی اینڈ این ڈبلیو۔ ایم۔ایس۔ اور جے ریلویز کے بعض سٹیشنوں سے کشمیر۔ مری اور ڈلہوزی تک سفر کے لئے بھی یہ سہولتیں حاصل ہیں۔ باتصویر رنگین پمفلٹوں کے لئے جن میں پوری پوری تفصیلات درج ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

جنرل سروس کمپنی آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہے

(۱) مکان بنانے والے احباب کے لئے ماہر اوورسیئر کی زیر نگرانی مطابق نقشہ اور طیار کردہ اسٹیمیٹ کے اندر معمولی کمیشن پر نگرانی حسابات کی نگہداشت اور روپیہ کی ادائیگی شامل ہے کم سے کم عرصہ میں عمارت تعمیر کرتی ہے (۲) جائیداد کی خرید و فروخت کا انتظام کرتی ہے (۳) قادیان میں جائیداد رکھنے والے دوستوں کی جائیداد و مکانات کی حفاظت اور اس کے کرایہ کی وصولی کا انتظام کرتی ہے۔ (۴) ہر قسم کی بجلی کی فٹنگ اور اس کے سامان کی فروخت کرتی ہے۔

عمارتی سامان۔ لوہا اور سیمنٹ بٹالہ اور امرتسر کے نرخ پر قادیان میں مہیا کرتی ہے۔

منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات۔ اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسے مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے باطن کرمثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت ہ شیشی دو روپے ۸ آنہ

نوٹ:۔ فائدہ نہ دو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ